کردم از عقل سوالے کہ بگو ایمان چیست

عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان اَدب است

میں نے عقل سے سوال کیا کہ تو یہ بتا کہ ایمان کیا ہے۔ عقل نے میرے دل کے کان میں کہا۔ ایمان ادب کا نام ہے

مَنْ وَّجَدَ اسْمَ اللہِ تَعَالٰی مَکْتُوْبًا فِیْ وَرَقَۃٍ مَوْضُوْعًا فِیْ قَذَرٍ وَتَرَکَہٗ فَقَدْ کَفَرَ

(تفسیر الصاوی حاشیۃ الجلالین)

ترجمہ:

جس نے کوئی ورق پایا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو اور اس کو گندگی یا غلاظت میں پڑا پایا اور چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

آدابِ قرآن و تحفّظِ ایمان



قرآن محل شریف

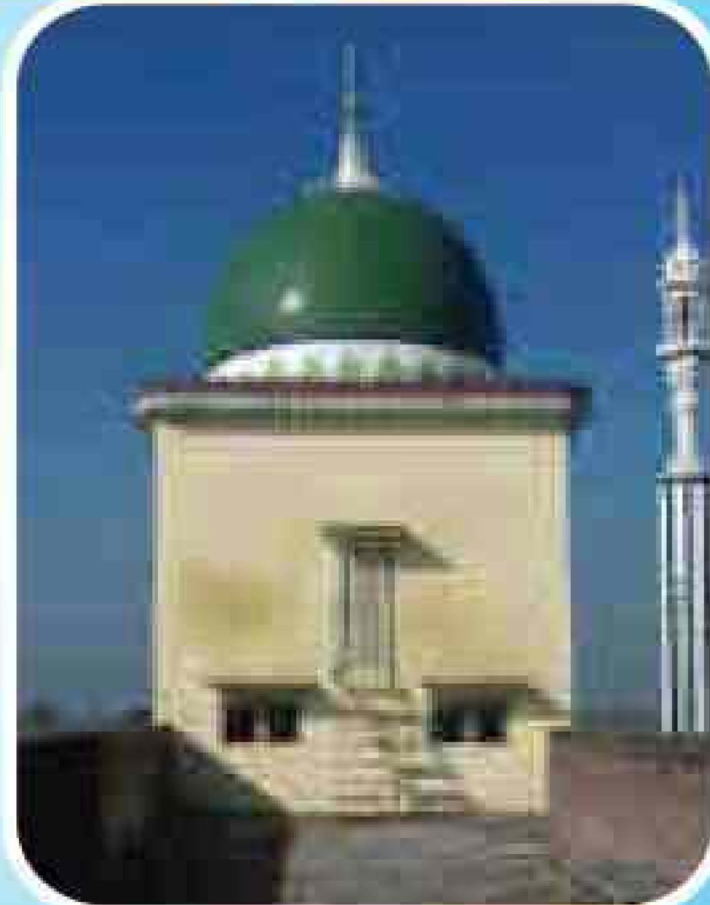


مرتب: خادم القرآن محمد حمزہ سلطانی چشتی القادری عفی عنہ

چند تصاویر محلات قرآن شریف









دیں سراپا سوختن اندر طلب

انتہایش عشق و آغازش ادب

آدابِ قرآن و تحفظِ ایمان

مرتب: خادم القرآن محمد حمزہ سلطانی چشتی القادری

زیر سرپرستی:

امام الغیرت مفکر اسلام عالم باعمل، پاسبان دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی قادری صاحب مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نام کتاب: ———— آداب قرآن و تحفظ ایمان

مرتب: ———— محمد حمزہ سلطانی چشتی

نظر ثانی: ———— مولانا مفتی نذیر احمد چشتی

کتابت وطباعت: ———— قاری محمد جعفر علی چشتی

صفحات: ———— ۸۰

تعداد: ———— ۲۰۰۰

اشاعت دوم: ——— ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۸ء

ملنے کے پتے:

مکتبہ آدابِ اہل سنت، سندر شریف لاہور پاکستان 0305-4426357

آستانہ عالیہ امام آباد شریف نزد کاہنہ لاہور 0300-2010095

آستانہ عالیہ بیلی دربار شریف لالہ موسیٰ ضلع گجرات 0341-1272811

مدرسہ جامعہ غوثیہ مہریہ قلندریہ قادریہ حجرہ شاہ مقیم 0306-2048842

مکتبہ فضیل کرم پور ضلع وہاڑی 0306-6598372

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

حدیث مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبِ۔ (سعادۃ الدارین ص۳۵، نزہۃ الناظرین ص۴)

جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

فہرست مضامین

الانتساب

بنام:

صاحب قرآن حبیب الرحمٰن حضرت سید الانبیاء والمرسلین

صاحب وحی جلی وخفی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

و جامع القرآن خلیفۃ الرسول بلا فصل حضرت سیدنا صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق وحضرت عثمان غنی وحضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

محافظین الفاظ و معانی قرآن جملہ اصحاب وآل و اہلبیت وازواج مطہرات رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین آئمہ شریعت وطریقت وآئمہ اربعہ اوراصحاب سلاسل اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بااہتمام:

عالم حقوق وحقائق قرآنی وحافظ حدود وآداب کلام ربانی اعلیٰ حضرت سیدنا ومولانا خواجہ پیر محمد شفیع چشتی قادری خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت سیدنا پیر محمد امام علی شاہ چشتی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحر رموزِ حقائق خزانہ علم وحکمت مرشد کامل حضور خواجہ محبوب فرید چشتی ومرشد اعلیٰ ومربی اعلیٰ وجناب صاحبزادہ محمد رضا صاحب وامام الغیرت فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی لاہوری وحضرت علامہ مولانا سعد اللہ چشتی لاہوری دامت برکاتم العالیہ

یہ بندہ کمترین، ادب و تعظیم کے گلشن کا گل چین، آداب کے چند پھولوں، اور تعظیمات کے متعدد غنچوں کو ارادت و عقیدت کے رشتے میں مربوط کر کے گنبد خضرا اور آستانہ عالیہ غوثیہ، مہریہ، رضویہ میں پیش کرتا ہے۔

ادب کی ضو سے روشن زندگی ہے
ادب گل ہے تو گلشن زندگی ہے
ادب سے زندگی جدا کیوں کر ہو
ادب چولی ہے دامن زندگی ہے
ہے ایسا ساتھ ان دونوں کا گویا
ادب دل ہے تو دھڑکن زندگی ہے

محتاجِ کرم:
حقیر محمد حمزہ سلطانی چشتی القادری عفی عنہ

حمدِ باری تعالیٰ جلّ شانہ

ہے پاک رُتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام ہے ہر خرد ہر زہ تاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رہے جگر ترے آگاہِ راز کا

غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عام سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمت بے کس نواز کا

مانند شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرت نفس لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرصِ وآز کا

کیوں کر نہ مرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں کیسے بڑے کار ساز کا

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کُوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزاد اُس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلادیے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اَب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیے ہیں

دُولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پُرخار با دیے ہیں

اللہ کیا جہنم اَب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیے ہیں دُربے بہا دیے ہیں

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

منقبت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ

ہمیں کافی ہے دو جگ میں سہارہ غوث اعظم کا
خدا کا دریقیناً ہے دوارہ غوث اعظم کا
مرید لاتخف ہے قول میرے غوث اعظم کا
خدا کا وہ پیارا ہے جو پیارا غوث اعظم کا
پکارو غوث اعظم کو وہ سنتے اور دیتے ہیں
شریعت کے مطابق ہے جو نعرہ غوث اعظم کا
اگر یورپ کے طوفانوں نے گھیرا ہے غلاموں کو
مگر انکو بچالے گا اشارہ غوث اعظم کا
سمندر بے کنارہ ہے ولایت غوث اعظم کا
ولیوں کو نہیں ملتا کنارہ غوث اعظم کا
وھابی شرک سمجھا ہے کہ مشرک ہے طبع انکی
وگرنہ رب ملاتا ہے نظارہ غوث اعظم کا
قیامت میں غلام غوث بھٹکے گا نہ گم ہوگا
نظر آئے گا روشن تر منارہ غوث اعظم کا
مگر انکی مدد مشروط ہے ایمان سے چشتی
سکولی کس لیے مارے ہیں نعرہ غوث اعظم کا

ابتدائیہ کلمات

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين و على آله و اصحابه الهادين المهديين

جس کے نغموں سے لرز اٹھتی ہے بزمِ سوزِ غم
چاہتا ہوں چھیڑنا سازِ شکست دل وہی

امابعد: ہماری اس تحریر کا مقصد مسلمانوں کو مقدس اوراق محفوظ کرنے اور قرآن محل شریف تعمیر کرنے کی ترغیب دینا ہے اور دوسرا مقصد اس عمل کو فروغ دینا ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ کی توجہ پاک کلام کی طرف کرلیں۔نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مقدس اوراق گندے ندی نالوں اور گندگی کے ڈھیروں پر پڑے ہوتے ہیں۔آپکو آج تک نہ تو ہندوؤں کی وید کے کاغذات نظر آئے ہوں گے، نہ سکھوں کی گرنتھ، نہ یہودیوں کی تورات اور نہ ہی نصرانیوں کی انجیل کے کاغذات نظر آئے ہوں گے۔لیکن واحد قرآن ہے جسے کلمہ پڑھنے والے خود اپنے ہاتھوں سے کبھی گندگی کے ندی نالوں اور کبھی گندگی کے ڈھیروں پر پھینک رہے ہیں۔یہ بے ادبی والی لعنت ہمارے معاشرے میں اس قدر پھیل چکی ہے کہ جسکی کسی بد مذہب معاشرے میں مثال نہیں ملتی بلکہ ۲۰۱۶ کی بات ہے کہ بھارت کے اندر

ہندوؤں کی وید کا ایک ورق ملا ہندوؤں نے اس ایک ورق کی بے ادبی (جو انکے نزدیک ایک کتاب کا حصہ ہے اگر چہ من گھڑت کتاب ہے) کی وجہ سے کئی گاؤں جلا دیئے کہ یہاں یہ ورق کیوں پایا گیا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قرآن مجید مختلف شکلوں میں بے حرمتی کی جگہ میں پڑا ہوتا ہے کسی کو احساس تک نہیں ہوتا۔ اگر آج قوم ذلت کے گڑھے کے اندر گری ہوئی ہے تو اسی قرآن مجید کی بے حرمتی و نافرمانی کی وجہ سے گری ہوئی ہے۔ اسی قرآن کے ذریعے ہی مسلمانوں کو عزت و ترقی ملی ہے اسی لیے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا **"لن یصلح آخر ھذہ الا مة الا لما صلح بہ اولھا "** یعنی آنے والی امت کی اصلاح و ترقی و عزت اسی کے اندر ہے جسکے ذریعے پہلی امت یعنی صحابہ کرام نے فلاح و ترقی پائی ہے۔ کیونکہ



حقیر جان کے جن کو بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی



وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
ہم خوار ہوئے ہیں تارکِ قرآن ہوکر

لمحہ فکریہ!

حیرت کی بات یہ ہے کہ اگر کسی کو گندگی میں پڑا سونا مل جائے تو اُسے اٹھانے سے ہرگز گریز نہ کرے گا بلکہ اپنی خوش قسمتی سمجھے گا ارے مسلمان اسم مبارک کائنات کی ہر شے سے زیادہ برکت وعظمت والا ہے۔ اسکی قدو قیمت کے برابر کوئی شے نہیں ہے تو اس اسم مبارک کو اٹھانا کتنی خوش نصیبی وسعادت مندی کی بات ہوگی۔

بولتا ہوں تو بنتی ہے جان پر
چپ رہتا ہوں تو بنتی ہے ایمان پر
چپ رہنے سے حق کا بیان اچھا
کروڑوں جانوں سے ایک ایمان اچھا

تعظیم کے متعلق چند آیات مبارکہ

(۱) ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب

(سورۃ الحج آیت نمبر۳۲ پارہ نمبر۱۷) اور جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے (کنزالایمان)

انبیاء کرام علیہم التسلیم اور اللہ جل شانہ کے نیک بندے اور اللہ جل شانہ کی کتابیں یہ سب اسکی نشانیاں ہیں اور ان سب کی تعظیم دل کا تقوی ہے۔اس آیت سے اشارہ ملتا ہے کہ دین اسلام کا تمام تر مدار شعائر اللہ کی تعظیم وادب پر ہے۔اگر شعائر اللہ کا ادب دل میں مرکوز ہے تو خدا کا خوف بھی ہوگا منھیات و معاصی سے نفرت بھی ہوگی فرائض و واجبات کا شوق بھی ہوگا اور آخرت کی تیاری کا اہتمام بھی ملحوظ خاطر رہے گا اور یہی باتیں دین کا نچوڑ ہیں۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب حجتہ اللہ البالغہ کی جلد اول صفحہ ۵۵ پر ارشاد فرماتے ہیں۔**"اعلم ان مبنی الشرائع علی تعظیم شعائر الله تعالیٰ و التقرب بهاالیه تعالیٰ**

یعنی واضح رہے کہ شریعتوں کی بنیاد شعائر اللہ عزوجل کی تعظیم وادب کرنے اور انکے ذریعے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا قرب چاہیے پر ہے انتھٰی کلامہ

(۲) تبرك اسم ربك ذی الجلال و الاكرام

(سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۷۸ پارہ نمبر ۲۷)

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

(کنزالایمان)

(۳) لا یمسه الا المطهرون

اسے (قرآن مجید) نہ چھوئیں مگر باوضو

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے بھی قرآن کریم کی عظمت واضح ہے کہ اسے باوضولوگ ہی چھوسکتے ہیں۔

ایک روایت مشہور ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے قبل جس وقت سنا کہ میری بہن اور بہنوئی رضی اللہ عنھما نے اسلام قبول کرلیا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہاں سے اپنی بہن کی طرف روانہ ہوئے جب پہنچے تو بہن اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی جب انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سنی تو جلدی سے قرآن پاک کو چھپالیا۔ حضرت عمر پاک نے فرمایا کہ میں نے ابھی کیسی آواز سنی ہے تو آپ کی بہن اور بہنوئی نے کہا کوئی آواز نہیں سنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم دونوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین

کی اتباع کر لی ہے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو مارنا شروع کر دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غصہ ٹھنڈا کر لیا تو ان کی بہن اور بہنوئی نے کہا ہاں ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں اب تم جو چاہو کر لو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا خون دیکھا تو ان کا دل نرم ہو گیا تو انہوں نے بہن سے کہا مجھے وہ قرآن دو جو تم ابھی ابھی پڑھ رہی تھی تا کہ میں دیکھوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسا پیغام لے کر آئے ہیں تو بہن نے کہا ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں تم اس مبارک کلام کی بے ادبی نہ کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اندیشہ نہ کرو انہوں نے اپنے خداؤں کی قسم اٹھائی کہ میں پڑھ کر واپس کر دوں گا۔یہ سن کر ان کی بہن حریص ہوئیں کہ شاید عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئیں انہوں نے کہا بھائی جان آپ ابھی مشرک ہیں ناپاک ہیں اس قرآن کو صرف پاکیزہ لوگ ہی چھو سکتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے غسل کیا طہارت حاصل کی پھر قرآن مجید کو ہاتھ لگایا اور پڑھا۔

تعظیم کے متعلق احادیث مبارکہ

(۱) رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر پڑی ایک کتاب دیکھی دریافت فرمانے پر کہا گیا کہ یہ کتاب اللہ کا حصہ ہے یہودی نے لکھا ہے تو نبی کریم نے فرمایا خدا لعنت کرے اس پر جس نے یہ کام کیا۔ کتاب اللہ کو اسکی جگہ پر رکھو۔
(تفسیر احکام القرآن)

(۲) جس طرح رب کائنات کو تمام نقائص و عیوب سے پاک سمجھنا فرض ہے اسی طرح اسکے اسماء مقدسہ کو ہر بے ادبی سے بچانا فرض ہے کیونکہ رب تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کی توہین اسی طرح ہے جیسا کہ اسکی ذات کی توہین ہے۔
(تفسیر نیشاپوری)

(۳) ایک شخص کو آقا دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف تھوکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ (مشکوۃ المصابیح)
قرآن اور خدا تعالیٰ کے اسمائے مقدسہ کی تعظیم کعبہ سے بھی بڑھ کر ہے جو لوگ قرآن اور اسمائے مقدسہ کی بے ادبی کرتے ہیں انکے پیچھے نماز قطعاً ممنوع ہے۔

(۴) مطلقاً حروف تہجی کی تعظیم ضروری ہے ایک اور روایت میں آیا

ہے کہ حروف تہجی وہ قرآن ہے جو سیدنا ہود علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نازل ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۵) کما یحبب تنزیہ ذاتہ تعالیٰ و صفاتہِ سبحانہ عن النقائص یحبب تنزیہ الا الفاظ الموضوعۃ لھا عن سؤ الادب

یعنی جیسے اس ذات جل وعلیٰ کی اور اسکی صفات کو عیب اور نقص سے پاک سمجھنا ضروری ہے اسی طرح وہ الفاظ جو ذات وصفات پر دلالت کرتے ہیں اس کو بھی بے ادبی سے بچانا فرض ہے۔

(تفسیر روح المعانی۔ حاشیہ الشہاب علی البیضاوی)

(٦) سید عالم رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اس قرآن عظیم کو دشمن (کفار) کے علاقے میں نہ لے جاؤ کہ کہیں قرآن ان کے ہاتھ نہ آجائے اور وہ اس کی بے ادبی کریں۔

(بخاری شریف ، مسلم شریف)

مقدس اوراق اٹھانے کی فضیلت

(۱) جس شخص نے زمین سے وہ کاغذ اٹھایا جس پر بسم اللہ شریف لکھی ہو رب تعالیٰ کے نام کی تعظیم کے لیے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقوں سے لکھ دیا جاتا ہے اور اسکے والدین سے عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے اگر چہ وہ مشرک ہوں۔ (تفسیر نیشاپوری)

(۲) یہ مذکور حدیث آقائے علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب ہے اسکے راوی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی لکھی بات یا لکھا کاغذ ایسا نہیں جو زمین کی ضائع جگہ پر یا گندگی کی جگہ پر پڑا ہو تو اللہ جل جلالہ اس کاغذ کی طرف فرشتے بھیجتا ہے جو جا کر اس کاغذ کو اپنے نورانی پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں اسکو پاک رکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں (دوستوں) میں سے کسی دوست کو بھیجتا ہے جو جا کر اس کاغذ کر زمین سے اٹھاتا ہے جو بندہ ایسا کاغذ اٹھائے جس کاغذ کے اوپر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا کوئی نام لکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کا نام علیین (جنت کا اعلیٰ مقام) کے اندر بلند فرمائے گا اور بیشک اسکے والدین کفر کی حالت میں مرے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے عذاب ہلکا فرمائے گا کافروں کی بخشش نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نام پاک کی تعظیم کی برکت سے ان کا عذاب کم کر دیتا ہے۔

یہ تو نام مبارک کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ، حضور پرنور سید دو عالم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاک محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب پیدا ہوئے ابولہب نے بھی خوشی کی حالانکہ اسکی خوشی نبی ہونے کی وجہ سے نہ تھی اس کا عذاب بھی پیر کے دن ہلکا ہو جاتا ہے۔

(معجم صغیر طبرانی حصہ اول)

ادبِ نبوی ﷺ

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ الشفاء میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن کو سیدنا رسول کریم ﷺ سے نسبت حاصل ہے ان کی تعظیم و تکریم کرنا، حرمین شریفین میں آپ ﷺ کے مُشاہد مساکن کی تعظیم کرنا اور وہ چیزیں جو آپ ﷺ کے نام سے پکاری جاتی ہوں یا جن کو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے چھوا ہو۔ ان سب کا ادب و احترام کرنا درحقیقت نبی علیہ السلام ہی کے احترام میں داخل ہے۔

سلف صالحین کا دستور تھا کہ جن محفلوں میں حدیث نبوی ﷺ سنی یا سنائی جاتی ان محفلوں میں باادب اور باوقار بیٹھتے تھے، جس طرح صحابہ کرام

رضی اللہ عنھم نبی کریم ﷺ کے ادب کو درحقیقت رسول اکرم ﷺ کا ادب تصور کرتے تھے۔

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(۱) مولائے روم فرماتے ہیں کہ ہر وقت ہماری دعا وتمنا اللہ تعالیٰ سے یہی ہے کہ ہم کو ادب کی توفیق دے اس واسطے کہ بے ادب رب تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے اور اگر فقط یہی ہو کہ وہی محروم رہے تو رہے بھلائی سے۔ سو یہ نہیں بلکہ اسکی بے ادبی تمام جہان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کسی شدید ضرورت اور تقاضے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو نبی اکرم ﷺ کے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا تو وہ ازراہ ادب اپنے ناخنوں سے کھٹکھٹایا کرتے تھے مقصد یہ ہوتا کہ اطلاع بھی ہو جائے اور زیادہ آواز کہیں طبیعت میں گرانی کا باعث بھی نہ بنے۔

(۳) قریش مکہ کے سردار ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

مسلمان ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی زوجیت میں قبول کرفرمالیا۔

ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جب معاہدہ حدیبیہ ختم ہونے کا وقت آیا تو قریش مکہ نے اس کی مدت میں توسیع کروانی چاہی۔ اس اہم کام کیلئے ان کی نظرِ انتخاب ابوسفیان پر پڑی چنانچہ ابوسفیان قریش کے سفیر بن کر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر وارد ہوئے ایک چارپائی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک بستر بچھا ہوا تھا۔ ابوسفیان اس پر بیٹھنے کا ارادہ کیا تو اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جلدی سے بستر سمیٹ دیا اور چارپائی کی طرف اشارہ کیا کہ ابا یہاں بیٹھیں۔ ابوسفیان اس صورتحال کو صحیح طرح سمجھ نہ سکے، لہذا بیٹی سے پوچھا، کیا یہ بستر میرے قابل نہ تھا؟ یا میں اس بستر کے قابل نہ تھا؟ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ ابا جان یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ہے ابوسفیان نے کہا پھر کیا ہوا؟ وہ تیرے شوہر ہیں تو میں تیرا باپ ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر آپ مشرک ہیں اور نبی علیہ السلام کا بستر پاک ہے مجھے گوارا نہیں کہ آپ کا نجس بدن میرے آقا علیہ السلام کے بستر پر لگے۔

۴) حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی مدینہ منورہ میں بسر کی۔ جب قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو آپ شہر سے باہر حدودِ حرم تک جاتے اور اس طرح بیٹھ کر فراغت حاصل کرتے کہ جسم تو حدود حرم میں

رہتا۔تاہم فضلہ حدود سے باہر گرتا کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر میری موت واقع نہ ہوجائے ایک طرف تو دربار حبیب سے اتنا لگاؤ اور دوسری طرف ادب کی یہ انتہا کہ اپنے جسم کی نجاست مدینہ منورہ کی مٹی میں شامل کرنا گوارا نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسم ذات کا ادب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ مینارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں گا۔ سبحان اللہ اسم ذات کا کس طرح ادب کیا ہے



تذکرہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ

’’جب حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ کو اس نور کی روشنی میں ادب نے بشارت دی تو وہ تلاشِ حقیقت کے بیابان میں چل پڑے‘‘

حضرت بشر حافی اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں۔علم ظاہر کے اصول و

فروع کے بھی پورے عالم تھے "مبشر شد ادب" کا مطلب یہ کہ ان کے ادب نے انہیں بارگاہ حق سے قبولیت کی بشارت دلائی اور ادب ہی نے ان کو ولایت کے مراتب عالیہ پر پہنچایا جس کا قصہ یہ ہے کہ ایام شباب میں ان کا طرز زندگی اوباسانہ تھا مگر ایک دن کسی جگہ کاغذ پر **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھی پڑی پائی۔ اس کو ادب کے ساتھ اٹھایا۔ عطر خریدا۔ اس سے معطر کیا اور ایک اونچی جگہ پر رکھ دیا۔ اس رات ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ وکیلانِ قضاء وقدر اس بزرگ سے کہتے ہیں کہ آپ جایئے اور بشر حافی کو خداوند تعالیٰ کا یہ پیغام کہہ دیجئے کہ تم نے ہمارے نام کو پاک کیا اور اس میں عطر بسایا، ہم بھی تم کو دنیا میں پاک کر دیں گے اور دین میں بزرگی عطا فرمائیں گے۔ حضرت بشر کو یہ بشارت پہنچی تو اسی وقت سے اپنے یاران آوارگی کو خیر باد کہا اور طلب حق میں لگ گئے۔ حضرت بشر ادب کا ایک نمونہ کبریٰ تھے۔ ادب ہی نے ان کو حافی کا لقب دلایا اور ان کو مدت العمر ننگے پاؤں پھرایا جس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن کسی قاری کو پڑھتے سنا۔

"الم نجعل الارض مھادا" کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا"۔ بشر نے یہ آیت سنتے ہیں جوتی اتار ڈالی اور کہا، بادشاہ کے بچھائے ہوئے بچھونے پر جوتی سمیت چلنا ادب کے خلاف ہے۔ پھر عمر بھر جوتی نہ پہنی۔

ارباب سیر لکھتے ہیں کہ قدرت حق نے بھی ان کی برہنہ پائی کی عزت

کی کہ جن جن راستوں اور سڑکوں پر ان کا گزر رہوتا تھا، کوئی چوپایہ لید یا گوبر اور
کوئی پرندہ بیٹ نہیں کرتا تھا۔ بغداد میں قیام تھا اور وہاں ان کی کرامت سے
سڑکیں صاف ستھری رہتی تھیں۔ایک دن کسی پرندے نے سڑک پر بیٹ کردی
تو ایک بزرگ نے کہا **انا للّٰہ و انا الیہ راجعون** معلوم ہوتا ہے کہ آج بشر
حافی دنیا سے رخصت ہوگئے۔اس لیے جانوروں کے غلاظت گرانے کی جو
بندش تھی وہ کھل گئی چنانچہ معلوم ہوا کہ فی الوقع اسی روز ان کا انتقال
ہوا تھا۔بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت بشر حافی سے پوچھا گیا کہ آپ
جوتی کیوں نہیں پہنتے تو انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ جس روز دوست
حقیقی سے میں نے صلح کی تو میں ننگے پاؤں تھا۔اب جوتی پہنتے مجھے شرم آتی
ہے۔حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اکثر ان کے ساتھ رہتے تھے۔ایک
دن شاگردوں نے عرض کیا۔آپ اس پایہ کے محدث و مجتہد ہو کر ایک دیوانہ
کے ساتھ پھرتے ہیں۔فرمایا میں حدیث و اجتہاد کے علم میں ان سے افضل
ہوں تو وہ خدا کے علم میں مجھ سے افضل ہیں اور خدا کا علم اس علم سے کہیں برتر و
بے پایاں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ادب کا واقعہ

امام ادب حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوبات شریف میں اپنا ایک واقعہ لکھا ہے۔

نقشبندی حضرات نسبت مجددیہ کے دعویدار اس واقعہ عظیمہ کو اپنے لیے رہنما بنائیں تو بے ادبی سے بچ جائیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو رفع حاجت کی ضرورت لاحق ہوئی تو میں کسی مقام پر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک لکڑی کا پیالہ جس میں کلمہ طیبہ لکھا ہُوا ہے تو میں نے اس کو اٹھا کر پاک کر کے اپنے پاس رکھ لیا اور اس میں روزانہ پانی پیتا تھا۔

تو اس ادب کی وجہ سے مجھ پر وہ حقائق و معارف کھلے جو اس سے پہلے کسی مجاہدہ سے نہ کھلے تھے۔ حضرت نبی الادب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض پا اُولیاء کرام اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

ادبِ قرآن سے سکھوں کو ایمان کی دولت مل گئی

مظفر گڑھ کے علاقہ کا واقعہ ہے کہ جس دور میں سِکھ یہاں رہتے تھے۔کہ سیلاب آنے کی وجہ سے مسلمانوں کے گھر بار برباد ہو گئے تو بعض مسلمانوں نے قرآن مجید کو اُٹھا کر سکھ کے گھر میں امانت رکھ آئے سکھ میاں بیوی نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ یہ مسلمانوں کی عزت و برکت والی کتاب ہے اسکو کہاں رکھیں۔لہٰذا رکھنے کی بجائے کچھ دیر تم اُٹھاؤ کچھ دیر میں اُٹھاؤں گا تو ساری رات وہ قرآن مجید والی لکڑی کی پیٹی کو اُٹھا کر کھڑے رہے صبح کو مسلمان لینے گئے تو سکھوں نے دینے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے زور ڈال کر قرآن پاک کو لے لیا۔لیکن انہوں نے کہا اس کتاب کو تم نہیں مانتے پھر کیوں اپنے پاس رکھتے ہو تو سکھوں نے جواب دیا اس ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان کی توفیق دے دی ہے۔لہٰذا یہ کتاب اب ہمیں واپس کر دیں۔سبحان اللہ

کافر اُٹھا کر مسلمان ہو رہے ہیں اور نام نہاد گرا کر ہلاک ہو رہے ہیں۔

ایک خواب کی تعبیر

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کائنات میں جس نے بھی کوئی مرتبہ اور عزت پائی اور اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت سے کوئی قطرہ ملا۔ وہ ادب، غیرت اور کفر کی مخالفت کی بدولت ہی ملا اور اسلام کے عروج کے زمانے میں ان چیزوں کے ثبوت کے لئے کسی کو دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ ہر مرد مومن اپنے سینے میں ادب، غیرت اور کفر کی مخالفت کا دریا چھپائے ہوئے ہوتا تھا جس کی وجہ سے اپنا ایمان بھی محفوظ ہوتا تھا۔ اور اپنی نسل میں یہ وراثت منتقل کر جاتا اور دشمن دولت ایمان مسلمان سے چھین نہیں سکتا تھا تو جب رفتہ رفتہ مسلمان یہ وراثت کھو بیٹھے تو اپنا ایمان محفوظ نہ کر سکے جس کی وجہ سے آج بے ادبی اور بے دینی کا سیلاب نظر آتا ہے۔

''یہ حکایت ادب کا سبق سیکھانے کیلئے عقل والوں کیلئے کافی ہے۔''

بے ادبی کی نحوست کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک سوداگر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پریشان اور برے حال میں اس کے چہرے سے غم کے آثار تھے۔ عرض کیا حضور میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ (معاذ اللہ) اپنی والدہ سے ہم بستری کر رہا ہوں اور اس وقت زندہ در گور ہوں میں نے بہت غور و فکر کیا

اس خواب کا ماجرہ میری سمجھ میں نہیں آرہا فرمایا کہ اپنی بیوی سے پوچھو شاید کہ اس سے کوئی حرکت بے ادبی کی واقع ہوئی ہے کہ قرآن مجید کو ایک ہندو کے ہاں گروی رکھا ہے اس کو واپس لیکر توبہ و استغفار کرنا چاہیے اور اس طرح کی حرکات سے باز رہنا چاہیے۔

(بحوالہ فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ نمبر ۷)

ایک بدکار حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام پر بوسہ دینے سے بخشا جانا

مثنوی مولائے روم میں ہے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے دور میں بنی اسرائیل کا ایک شخص مرگیا۔ وہ شخص بڑا ہی گناہگار تھا۔ لوگوں نے جنازہ نہیں پڑھا۔ ٹانگوں سے پکڑ کر گندگی پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے میرے کلیم تو فلاں بستی میں جاوہاں میرا ایک بندہ گندگی کے ڈھیر پر پڑا ہے۔ اُسے غسل دو۔ اُس کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ دفن کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بستی میں تشریف لے گئے اور اس شخص کے

کفن دفن کا بندوبست فرمانے لگے وہاں کے لوگوں نے عرض کی اے کلیم اللہ یہ بندہ تو بڑا گنگار ہے، بدکار ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔اے مولا کریم یہ بندہ اتنا بڑا مجرم تھا۔اس میں کیا حکمت ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا!ایک دن اس نے توریت کھولی۔توریت میں میرے محبوب نبی آخرالزماں کا نام لکھا تھا محمد رسول اللہ ﷺ۔اُس نے چوم کرآنکھوں پر لگایا۔ مجرم بڑا ہے مگر اپنے محبوب کے نام کو چومنے کی وجہ سے میں نے اس شخص کو بخش دیا ہے۔

کسی شاعر کا قول ہے:

تعظیم جس نے کی ہے محمد ﷺ کے نام کی
اللہ جل شانہ نے اُس پہ آتش دوزخ حرام کی

یہ تو نام مبارک کی تعظیم کی برکت ہے جو شخص حضور سید دوعالم ﷺ کی ذات کی تعظیم دل سے کرے گا۔اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اس کی بخشش فرمائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر بوسہ دینے کا فائدہ

انجیل میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لکھے ہوئے نام مبارک کو صرف چومنے سے نصرانی کئی فتنہ وتکالیف سے بچ گئے، چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ مثنوی معنوی میں فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نامِ مصطفا　　آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا
بود ذکرِ حلیہ ہاؤ شکل او　　بود ذکرِ غزو وصوم واکل او
طائفہ، نصرانیاں بہرِ ثواب　　چوں رسیدندے بداں نام وخطاب
بوسہ دادندے برآں نامِ شریف　　رونہادندے برآں وصفِ شریف

ترجمہ: مطلب ان اشعار کا یہ ہے کہ انجیل میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا تھا جو پیغمبروں کے سردار اور پاکیزگی کے دریا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا۔ اور آپ کی شکل وصورت کا اور آپ کے جہاد اور روزہ اور اکل وشرب وغیرہ سب امور کا اس میں بیان تھا۔ عیسائیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس مبارک نام وخطاب پر تلاوت کرتے وقت پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے نامِ شریف پر بوسہ دیتے اور آپ

کے اوصافِ لطیف پر رُخسار ملتے محبت و تعظیم سے۔

اندریں قصہ کہ، گفتیم آں گروہ　ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ

ایمن از شرِ امیران و وزیر　در پناہ نام احمد مستجیر

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد　نامِ احمد ناصر آمد یار شد

ترجمہ: یعنی ہم نے جو فتنہ وزیر کا بیان کیا ہے اس قصہ میں وہ لوگ اس عمل کی برکت سے فتنہ وزیر اور خوفِ محاربہ امراء سے مامون رہے۔ نہ اُمراء کا شرِ جنگ کہ ہلاک جسمانی تھا اُن کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ اِضلال کہ ہلاکِ روحانی تھا اُن تک آیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسم مبارک کی حمایت میں اُن کو پناہ مل گئی اوروں سے اُن کی نسل بھی بہت بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسمِ مبارک اُن کا ناصر اور رفیق ہو گیا۔

نام احمد ﷺ چوں چنیں یاری کند　تا کہ نُورش چوں مددگاری کند

نامِ احمد چوں حصارے شد حصیں　تاچہ باشد ذاتِ آں روح الامیں

ترجمہ: مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول ﷺ کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نُورِ مبارک (ذات مبارک) بھلا کیسی مدد کرتا ہوگا۔

یعنی حضور کی اتباع سے کس قدر نفع ہوگا۔ جب حضور ﷺ کا نام مبارک ایسا مستحکم قلعہ ہے کہ شرور کو قریب آنے نہیں دیتا تو آپ کی ذاتِ

مبارک جس کو اوپر نُور رکھا تھا کیسی کچھ ہوگی۔

غرض اگر تم بھی اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر بجالاؤ گے اور ان کا ادب و احترام ہر امر میں نگاہ رکھو گے تو ایسے ہی موردِ افضال و اکرامِ الٰہی ہوگے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کی تعظیم و توقیر کے باعث تمہارے گناہ بخش دے گا اور ہمیشہ تمہارے دشمنوں پر تمہیں مظفر و منصور فرمائے گا۔ ورنہ **وعیدِ شدید ان تحبط اعمالکم** کے مستحق اور غضب وعذاب الٰہی کے سزاوار ہوں گے کہ تعظیم و توقیر حبیبِ ربِ قدیر اور احتشامِ محبوبِ ربِ نام علیہ الصلوٰۃ والسلام تم پر ہر وقت اور ہر امر میں لازم و واجب ہے۔

سُلطان محمود غزنوی کا طریقِ ادبِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کہتے ہیں کہ غازی سُلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے غلام ایاز کا ایک بیٹا تھا جو بادشاہ کا ملازم تھا۔ اور اُس کا نام مُحمد تھا۔ ایک دن بادشاہ سلامت نے ایاز کی موجودگی میں اُس سے یوُں خطاب کیا کہ اے ایاز کے بیٹے! وضو کا پانی لاؤ ایاز نے ان اَلفاظ کو سُن کر دل ہی دل میں خیال کیا، کہ نہ

معلوم میرے بیٹے نے کیا خطا کی کہ جس کے باعث بادشاہ سلامت نے اس کو نام سے نہیں بُلایا۔ پس جب سُلطان محمود وضو سے فارغ ہوئے تو ایاز کی طرف دیکھا کہ وہ مغموم وملول ہے۔ اس سے غم ورنج کا سبب پوچھا۔ اُس نے دست بستہ کھڑے ہوکر عرض کی کہ عالیجاہ! میرے مغموم ہونے کا باعث یہ ہے چونکہ حضور نے میرے لختِ جگر کو نام لے کر نہیں بُلایا۔ اس لئے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید اس سے کوئی بے ادبی اور گستاخی سرزد ہوئی ہے کہ جس کے باعث آپ اُس سے خفا اور ناراض ہیں۔ بادشاہ سلامت نے مسکرا کر کہا اے ایاز! خاطر جمع رکھ۔ تمہارے صاحبزادے سے کوئی بات میری طبع کے خلاف سرزد نہیں ہوئی اور نہ ہی میں اس سے کسی طرح ناراض یا خفا ہوں۔ اس وقت نام نہ لینے میں یہ حکمت تھی کہ میں اس وقت بے وضو تھا۔ چونکہ یہ آقائے نامدار سرورِ کونین رحمتہ للعالمین کا ہمنام تھا، اس لئے مجھے شرم آئی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک ایسی حالت میں میری زبان سے گزرے۔ جبکہ میں بے وضو یا بے طہارت ہوں۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بےادبی است

ترجمہ: اگر میں اپنے منہ کو کستوری اور گلاب کے عطر سے ہزار بار بھی دھولوں پھر بھی آپ کا نامِ نامی اسم گرامی زبان پر لانا حد درجہ کی بے ادبی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ادب کافر بھی کرتے تھے

کیوں نہ ہو یہ نام مبارک وہ تھا کہ جس کے ذکر میں کفار بھی بسا اوقات مُتَادِب ہو جاتے تھے چنانچہ قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ میں اور زرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ ایک جماعت قبیلہ کندہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ الفاظ تحیت کے ادا کئے ، جو اس زمانہ میں سلاطین کے حضور میں کہے جاتے تھے۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں بادشاہ نہیں ہوں بلکہ محمد بن عبداللہ ہوں۔اُنہوں نے کہا۔ہم آپ کو نام لے کر نہیں پکاریں گے۔آپ نے فرمایا ، کہ میں ابو القاسم ہوں۔اس پر انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم فرمایئے کہ ہم نے اپنے دل میں کیا چھپایا ہے۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا یہ تو کاہنوں کا کام ہے اور کاہن اوران کا پیشہ دوزخی ہے۔انہوں نے کہا کہ پھر کیونکر معلوم ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔تب آپ نے ایک مٹھی کنکریاں اُٹھائیں اور فرمایا کہ دیکھو، یہ گواہی دیتی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔چنانچہ اُسی وقت کنکریاں دستِ مُبارک میں تسبیح کرنے لگیں۔یہ

سُن کر حاضرین نے صدقِ دل سے کلمہ شہادت پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور وہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے۔

ظاہر ہے کہ یہ لوگ قبل امتحان مشرف باسلام نہیں تھے باوجوداس کے نام مبارک لینے میں ترکِ ادب سمجھا۔کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہی ادب پسند آ گیا ہو۔جس سے ان کو ابدالآباد کے لئے عزت وشرافت حاصل ہوگئی، کہ مسلمان ہو کر جنت الفردوس میں داخل ہوئے۔

قرآن مجید کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

مولانائے روم رحمتہ اللہ علیہ مثنوی معنوی کے دفتر دوم میں ایک منطقی اور فلسفی کی حکایت ارقام فرماتے ہیں کہ ایک جگہ قرآن مجید کا درس ہو رہا تھا اور یہ آیت پڑھی جا رہی تھی۔

ان اصبح ماء کم غورا فمن یاتیکم بماء معین

(سورہ ملک) یعنی اگر تمہارا پانی زمین کی پستی کی طرف چلا جائے، تو کون ہے جو تمہارے لئے ایسا صاف و شفاف اور پاک و طاہر پانی لا سکتا

ہے۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم چشمے خشک کر دیں اور پانی زمین کی تہ میں چھپا دیں تو کون ہے جو پانی لا سکے۔ایک فلسفی، منطقی اس وقت درسگاہ کی طرف سے گزر رہا تھا۔اس نے سُنا تو باآوازِ بلند پکار کر کہا:۔

مابزخم بیل وتیزیٔ تبر
آب را آریم از پستی زبر

یعنی اگر پانی کا چشمہ خشک ہو جائے تو ہم پھاوڑے کے زور اور بیل اور تبر کی ضرب اور تیزی سے زمین کھود کر نکال لیں گے، یہ بات ہی کیا ہے ہماری منطق ہماری عقل اور ہماری سائنس ہماری رہبر ہے۔پھر ہمیں کیا رکاوٹ ہے لیکن جب شام کی تاریکی نے دن کی روشنی پر غلبہ پایا یعنی رات آئی۔

شب بخفت و دید یک شیر مرد
زد طمانچہ ہر دو چشمش کور کرد

یعنی وہ فلسفی حسب معمول سویا تو اس نے خواب میں ایک شیر مرد کو دیکھا۔ اس نے ایک طمانچہ مار کر اس کی دونوں آنکھیں اندھی کر دیں۔

گفت زیں دو چشمہء چشم اے شقی
باتبر نورے بر آرار صادقی

اس کو کہا اے بد بخت اگر تو اپنے قول میں سچا ہے، اگر تجھ کو اپنے فلسفہ

اور منطق پر ایسا ہی ناز ہے کہ تو خدا کی ذات کو بھلا بیٹھا اور اس کے کلام پاک کا مُنہ چڑاتا ہے تو اپنی آنکھوں کے دونوں چشموں سے نُور کو پیدا کر۔ ذرا تبر تولا۔ کہاں ہے۔ وہ بیل اور پھاوڑے نکال اور اسے چشموں کو کھود، کرید، رگڑ جو چاہیے کر اور پانی کا ایک قطرہ تو نکال۔ پھر جب دن نکلا اور وہ فلسفی خواب سے بیدار ہوا تو اسے معلوم ہوا کہ میری آنکھیں بے نور ہیں۔ میری چشمِ بصارت گم ہوگئی۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہے مگر کچھ نظر نہیں آتا۔ مایوس ہو کر زبانِ حال سے کہتا ہے۔

وہ بھی کیا دن تھے کہ تھی چشمِ بصیرت کھُلی
آج وہ دن ہے بصیرت کیا بصارت بھی نہیں

غرض یہ بے ادب منطقی اپنے علمی غرور کے باعث مولائے کریم سے معافی کا خواستگار نہ ہوا اور توبہ کی نعمت سے محروم رہا۔ مولانا فرماتے ہیں۔

گر بنالیدے و مستغفر شدے نور رفتہ از کرم ظاہر شدے

یعنی اگر وہ روتا اور توبہ کرتا تو اللہ جو رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اُس کا نور رفتہ پھر سے اسے عطا کر دیتا۔ لیکن وہ بدنصیب تو یہ کس طرح کرتا اور اس کی لذت سے کس طرح آشنا ہوتا۔ یہ بھی تو اس کے اختیار کی بات نہ تھی

خسر الدنیا والاخرۃ

کسریٰ (شاہِ فارس) کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کی بے حرمتی کرنے کے سبب مقتول ہونا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ سے بادشاہوں کے نام فرامین لکھے، تو ایک فرمان کسریٰ (شاہِ فارس) کو بھی لکھا، جس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اُس کو دعوتِ اسلام دی تھی۔ اُس بدبخت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو پڑھ کر غصے سے پُرزے پُرزے کر دیا۔ یہ نامہ مبارک کیا چاک، گویا اُس نے اپنی جان وتن کو چاک کیا، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے۔

وما ظلمونا ولکن کانوآ انفسھم یظلمون (سورہ بقر رکوع ۶)

"یعنی اور ہم پر کوئی ظلم نہیں کرسکتا بلکہ ہمارے نافرمان لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں" غرض اُس کمبخت نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نامہ مبارک کو نہیں پھاڑا بلکہ اپنی سلطنت کو حرفِ غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ

بعث بکتابه رجلا وامرہ ان یدفعه الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسریٰ فلما قراہ مزقه قال فدعا علیھم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا کل ممزق(رواہ البخاری)

یعنی صحیح بخاری کے باب علم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک مرد کے ہاتھ اپنا خط عظیم بحرین کے دینے کو بھیجا۔ عظیم بحرین نے وہ خط کسریٰ کو دے دیا۔ جب کسریٰ نے اس کو پڑھا تو پارہ پارہ کر دیا۔ پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن سب کے خلاف دعائے جلال فرمائی کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اور کسریٰ کا بیٹا شیرویہ اپنے باپ کے درپے قتل ہوگیا۔

قرآن مجید کے آداب

(۱) ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کیلئے حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر سے پاک ہونا ضروری ہے۔

(۲) بے وضو قرآن مجید یا اس کی کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے۔

(۳) کافر کو قرآن مجید چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔

(۴) قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں نہ پاؤں کو اس سے اونچا کیا جائے نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔

(۵) قرآن پاک سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علیٰ حسب مراتب۔

(۶) قرآن مجید کو خالی قرآن نہ کہیں بلکہ اس کے ساتھ مجید یا حمید یا شریف وغیرہ کوئی مودبانہ لفظ ضرور ملائیں۔

(۷) قرآن مجید کھلا ہو اس کی طرف پشت کر کے جانا بے ادبی میں داخل ہے۔

(۸) جب تلاوت کیلئے قرآن مجید کو کھولیں تو اس پر سے غلاف کے

اُترتے ہی اُس کو بوسہ دینا اکثر بزرگوں سے ماثور رہے۔

(۹) قرآن مجید کو جزدان وغلاف میں رکھنا ادب ہے۔صحابہ وتابعین کے زمانہ سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔

(۱۰) کسی کتاب میں قرآن مجید کی آیات کا صرف ترجمہ کسی دوسری زبان میں لکھا گیا ہوتو حقیقت میں وہ قرآن مجید تو نہیں ہوتا مگرادب (قرآن مجید) کا تقاضا یہی ہے کہ اسے بھی بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دریاوں اور سمندروں میں محفوظ کرنے کا حکم پہلے تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ پانی پاک اور صاف تھا اس وقت سیاہی کچی ہوتی تھی کاغذ پانی میں جاتے ہی سیاہی دھل جاتی تھا موجودہ وقت میں ندی نالوں اور نہروں میں گٹر کے پائپ ڈالے جاتے ہیں جسکی وجہ سے اکثر پانی ناپاک ہوجاتا ہے اس لیے ان میں قرآن پاک یا مقدس اوراق ڈالنا بھی گستاخی اور توہین ہی ہے۔

ادب اکابرین کی نظر میں

ادب کی اہمیت کے متعلق اکابرِ اہلسنت کے چند اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱)۔حضور سید المرسلین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا مجھے میرے رب نے ادب سیکھایا اور بہترین ادب سیکھایا۔

(۲)۔اسلام کے پانچ قلعے ہیں۔ پہلا یقین ،دوسرا اخلاص، تیسرا

فرائض، چوتھا تکمیل سنن، پانچواں حفظِ آداب۔جب تک آدمی آداب کی حفاظت ونگرانی کرتا رہتا ہے شیطان اس سے مایوس رہتا ہے اور جب قوم یہ آداب چھوڑنے لگتی ہے تو شیطان سنتیں چھڑوانے کی فکر میں لگ جاتا ہے، حتیٰ کہ پھر فرائض اور یقین تک نوبت جا پہنچتی ہے۔

(۳)۔ہر شے کی کوئی قیمت ہوتی ہے،انسان کی قیمت اس کا علم و ادب ہے۔

(۴)۔پہلے ادب سیکھو پھر علم سیکھو۔

(۵)۔ہم کثرتِ حدیث کی بہ نسبت ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔

(٦)۔آدابِ نفس کا حاصل کرنا علم کے حصول سے زیادہ اہم ہے۔

(۷)۔بے ادب خالق ومخلوق دونوں کا معتوب ومغضوب ہوتا ہے۔

(۸)۔تارک ادب اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہوتا ہے۔

(۹)۔اپنے عمل کو نمک بنا اور ادب کو آٹا بنا۔

(۱۰)۔علم کی معراج ادب ہے۔

(۱۱)۔دین سراسر ادب ہے۔

ادب کے متعلق چند اشعار

ادبوا النفس ایھاالاحباب

طرق العشق کلھا اٰداب

ترجمہ: اے دوستوں، نفس کو ادب سکھاؤ کیونکہ عشق کے تمام راستے ادب کا تقاضا، کرتے ہیں۔

دین واسلام درادب طلبی است

کفر وطغیان زشومِ بےادبی است

ترجمہ: دین اور اسلام ادب کی توفیق مانگنے میں ہے۔ کفر اور دین سے بغاوت بےادبی کی نحوست کے باعث ہے۔

شد جملہ طاعت محمود

طاعت بےادب ندارر سود

ترجمہ: ادب سراپا قابل تعریف عبادت ہے۔ بغیر ادب کے عبادت کا کچھ فائدہ نہیں۔

گرادب در جملہ شے داری نگاہ

بیگماں گردی ز خاصان اللہ

ترجمہ: اگر تمام معاملات میں ادب کو ملحوظ خاطر رکھے تو بلاشبہ تو اللہ تعالیٰ

کے خاص بندوں میں شامل ہو جائے گا۔



ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ترجمہ

ادب ایک ایسی جگہ ہے آسمان کے نیچے جو عرش سے زیادہ بلند ہے
جنید و بایزید رحمتہ اللہ علیہما جیسے اس جگہ اپنے آپ کو مٹا کر پہنچتے ہیں



خاموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں



بے ادب ماں، با ادب اولاد جَن سکتی نہیں
معدن زر، معدن فولاد بن سکتی نہیں



بے اداباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈوئی
ادبوں باجھ منزل اتے اپڑ نہ سکیں کوئی

جے لکھ واریں عطر گلابوں دھوئیے نت زباناں
نام انہاں دے لائق نائیں کی قلمے دا کاناں



بے ادباں نہ سار ادب دی گئے ادبوں تھیں وانجے ہو
جیہڑے ہون مٹی دے بھانڈے کدِیں نہ تھیون کانجے ہو
جہیڑے مُڈھ قدیم دے کھیڑے ھون کدیں نہ ھوندے رانجھے ہو
جناں ادب نہ سکھیا باھو او دوئیں جہانیں وانجے ہو



تسی پھری تے دل نہ پھریا کی لینا تسی پھڑ کے ہو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لینا چلیا ں وڑ کے ہو
جاگ بناں دُدھ جمدے نہ باہو بھاویں لال ہوون کڑ ھ کے ہو





فتاویٰ جات

مقدس کاغذات کو شہید کرنے کے متعلق فتویٰ

ایسے بوسیدہ اوراق مقدسہ کہ جن پر آیات قرآنی یا احادیث مبارکہ یا اسماء مبارکہ ہوں ان کو محفوظ کرنے کا کیا طریقہ ہے جن پر گندگی نہ لگی ہو اور ان کے بارے شرعی حکم کیا ہے؟

ایسے بوسیدہ اوراق جن پر گندگی لگی ہوئی ہو جیسے کہ ہر سال جب نہر بند ہوتی ہے تو اس نہر سے ہزاروں کی تعداد سے قرآن مجید کے تھیلے نکالتے ہیں ان اوراق پر ہر زرہ زرہ میں گندگی لگی ہوتی ہے ہم محفوظ کرنے کی نیت سے ان کو شہید کرتے ہیں (یعنی آگ میں جلا کر ان کی راکھ کو محفوظ کر دیتے ہیں) تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

اسی طرح اخباری کاغذات کہ ان پر گندگی ہو یا نہ ہو ان کو شہید کر کے (یعنی آگ میں جلا کر ان کی راکھ کو محفوظ کر سکتے ہیں)

جب کے اتنی زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے

السائل تحریک حرمت مقدس اوراق و فدایان ختم نبوت پاکستان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

اللھم اجعل لی الھدایۃ و الصواب

مقدس اوراق جو تلاوت کے قابل نہ رہے ہو اور اندیشہ ہو کہ منتشر ہو کر ضائع ہو جائیں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے کے لیے لحد بنائی جائے تا کہ ان پر مٹی نہ پڑے یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں۔اور قرآن مجید بوسیدہ ہو جائے تو اس کو جلانے سے احتیاط کی جائے یعنی جبکہ دفن کا انتظام ہوسکتا ہو تو جلانے سے پرہیز کیا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: گندگی لگی ہونے کی صورت میں بھی یہی طریقہ اپنایا جائے لیکن اگر دفن کرنے کیلئے جگہ کی قلت ہو تو ایسے اوراق جلا کر راکھ محفوظ کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ تو قرآن مجید کے اوراق کا معاملہ تھا۔

دیگر کاغذات دینی کتب کے یا اخبارات کے جن پہ الفاظ لکھے ہوں ان کو جلا کر محفوظ کرنے میں مطلق کوئی حرج نہیں ہے ایسے مسائل میں ضرورت کی بنا پر اگر طریقے میں کچھ تبدیلی بھی کر دی جائے تو ظاہر بات ہے ادب واحترام کیلئے ہی ایسا کیا جائے گا تا کہ بے ادبی سے بچا جا سکے تو اس میں کوئی

حرج نہیں ہے قرآن مجید کے اوراق جن کا آپ نے ذکر کیا کہ گندگی میں لتھڑے ہوں تو ان کو بھی ضرورتاً جلا کر راکھ محفوظ کر لی جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔

فقہ کا مشہور قانون ہے۔

الضرورات تبیح المحظورات

ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب جل جلالہ ﷺ

کتبہ،

(غلام حسن قادری دارالافتاء حزب الاحناف داتا گنج بخش روڈ لاہور)

مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

تاریخ ____ موبائل: 0321-4326127 ____ حوالہ نمبر ____

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

موضع الافتاء مدرسہ رحمانیہ شہر ملتان

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں ہیں فقہائے اسلام درج ذیل مسائل میں۔

۱۔ قرآن و حدیث کے وہ مقدس اوراق جو فقط بوسیدہ اور نا قابل استعمال ہو چکے ہیں ان کو بے ادبی سے محفوظ کرنے کے ارادے کے ساتھ آگ میں جلانا جائز ہے یا نہیں۔

۲۔ جو مقدس اوراق نجاست و غلاظت میں ملوث ہو چکے ہوں (معاذ اللہ تعالیٰ) کہ تطہیر مشکل ہو انہیں آگ میں جلانا کیا حکم رکھتا ہے۔

۳۔ قرآن پاک میں خلل واقع ہو جائے جس سے عوام الناس کے گمراہ ہونے کا خدشہ ہو جسے چھاپنے میں غلطی واقع ہو جائے یا ترجمہ یا حاشیہ میں گستاخانہ عبارات یا قرآن پاک کے ساتھ تصاویر ہوں اس کو جلانے کا کیا حکم ہے۔

۴۔ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عذروں کے بغیر قرآن مجید کو جلاتا ہے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے۔

(سائل محمد سرفراز بھٹہ ملتان شریف)

الجواب

خیال رہے جب کوئی عذر وضرورت قرآن وحدیث کے اوراق ضائع کرنے کی پائی جائے ان کو محفوظ کرنے کی نیت سے ختم کرنا بالاتفاق جائز ہے مگر ختم وضائع کرنے کی کیفیات میں قدرے اختلاف ہے کہ تحریق ''جلانا'' تغریق ''پانی میں ڈبونا'' تدفین ''دفن کرنا'' تمزیق ''پھاڑنا'' ان چار صورتوں میں سے کون سی صورت جائز ہے کون سی مکروہ ہے اور کون سی بہتر ہے۔ جب کہ ان میں سے کسی صورت کے ساتھ توہین کا ارادہ نہ ہو ورنہ ہر صورت کفر و ارتداد ہے اور پر بھی اتفاق ہے۔

اختلاف فقہائے اسلام

اکثر صحابہ ءِ کرام جن میں حضرت مولاعلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی شامل ہیں اور اکثر فقہائے اسلام یعنی مالکیہ، حنبلیہ، جمہور شافعیہ اور امام طاؤس تابعی (رحمھم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک جلانا جائز ہے بلکہ اولیٰ ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہے جیسے غلاظت والی صورت۔

بعض صحابہ ءِ کرام اور ہمارے فقہائے احناف اور شافعیہ میں سے قاضی حسین اور تابعین میں سے سیدنا ابراہیم نخعی کے نزدیک جلانا ممنوع و

غیر مناسب ہے لہٰذا اولیٰ تدفین ہے مگر جب کہ نجاست لگی ہو یا کسی فتنے کا خطرہ ہوتو ان کے نزدیک بھی تحریق ''جلانا'' واجب ہے۔

بہر حال مذکورہ بالا ضرورتوں اور عذروں کی وجہ سے جلانے کو دُنیا میں موجب سزا گناہ یا کفر قرار دینا کسی امام کا قول نہیں ہے لہٰذا جلانے کی ہر صورت کو توہین اور موجب سزا جرم سمجھنا عوام الناس کی جہالت ہے۔

اور بالائی ضرورتوں کے بغیر جلانا اگر ضرورت سے زیادہ ہونے اور محفوظ کرنے کی نیت سے ہوتو وہی حکم ہے مع اختلاف اور اگر توہین کی نیت سے ہوتو کفر وارتداد ہے۔

تنبیہ (۱) : مقدس اوراق کو اب پانی میں گرانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ پہلے کچی سیاہی کے ساتھ کتابت ہوتی تھی اور چھاپے نہیں ہوتے تھے جس کی وجہ سے پانی میں کتابت زائل ہوجاتی محض کاغذ رہ جاتا تھا جب کہ اب ایسا ممکن نہیں۔

دوسری وجہ بعض نہروں اور بعض دریاؤں میں کثیر تعداد میں نجاستوں کا شامل ہونا ہے۔

تیسری وجہ دریاؤں سے نہروں کے ذریعے پانی کا کھیتوں میں جانا ہے جس سے مقدس اوراق کھیتوں میں جا کر اسی گستاخی کا شکار ہوجاتے ہیں جس سے بچانے کیلئے ان کو پانی مین گرایا گیا تھا۔

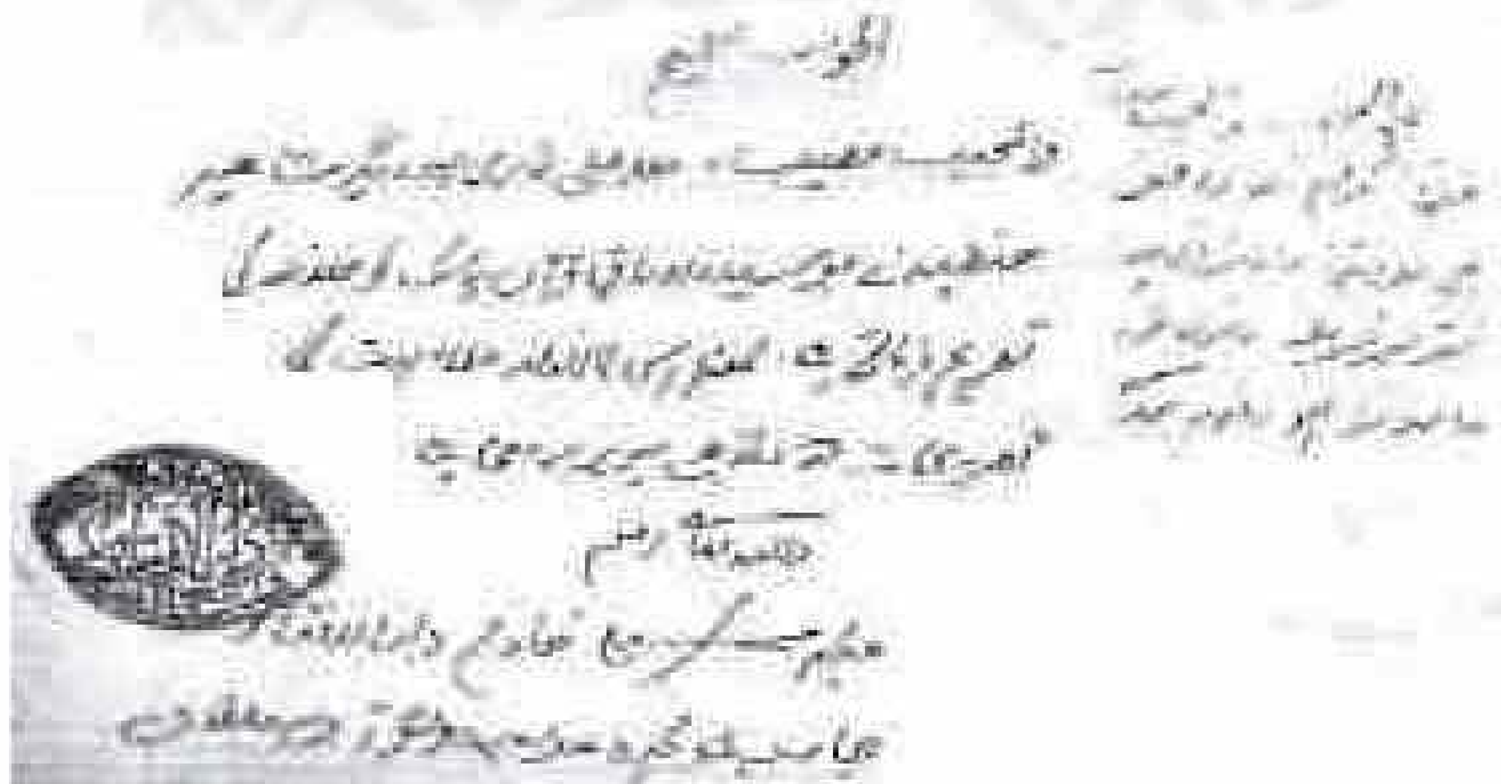
تنبیہ (۲): سمندر میں بھی مقدس اوراق گرانا جائز نہیں اگرچہ سمندر کا پانی پاک ہے کیونکہ جب سمندر کے پانی کی موج آتی ہے تو وہ اوراق کو واپس باہر نکال دیتی ہے۔ جس سے ساحل سمندر کراچی پر تو ہیں کا منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔



المجیب

محمد عبدالمغیث خادم درگاہِ عالیہ عبیدیہ قدیرآباد ملتان شریف

بتاریخ: پنجم رمضان شریف ۱۴۳۱ھ



فتویٰ منہاج القرآن



دار الافتاء

فتویٰ جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب باسم ملہم الصواب

قرآن کریم کے اوراق کو جو بوسیدہ یا دیمک خوردہ ناقابل استعمال ہو چکے ہوں، پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ میں جہاں لوگوں کی آمد و رفت بالکل نہ ہو، بغلی گڑھا کھود کر دفن کر دینا افضل ہے جیسا کہ مسلمان میت کو دفنایا جاتا ہے (یعنی بوسیدہ اوراق دفن کرنے کیلئے [illegible] بغلی قبر بنائی جائے) تاکہ قرآن پر مٹی نہ پڑے۔ اگر شق بنائی گئی تو قرآن پر مٹی پڑے گی اور اس میں ایک گونہ قرآن کی تحقیر ہے۔ ہاں اگر اس پر تختہ [illegible] ڈال دیا جائے تو اس میں [illegible] سے حفاظت ہو جائے اور اس پر مٹی [illegible] مضائقہ نہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بوسیدہ قرآن کریم کے اوراق کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ کر ان کو [illegible] بہتے پانی کی تہہ میں [illegible] [illegible] قرآن [illegible] اور اوراق [illegible] میں اختلاف ہے [illegible] لیکن تحقیر کی نیت سے [illegible] کفر ہے۔ [illegible] اس لئے [illegible] [illegible] نہیں۔ البتہ اگر کسی [illegible] اوراق کو [illegible] کی نیت سے [illegible] اسے تنبیہ کر کے اس [illegible] کرنا چاہئے [illegible] کہنا چاہئے کہ [illegible] کلام پاک کی تعظیم و توہین کا قصد نہیں [illegible]

ارشاد فرمایا ہے:

یا ایھا الذین آمنوا [illegible] [illegible]

[illegible] (الحجرات)

[illegible]

انما الاعمال بالنیات (الحدیث) نیۃ المؤمن خیر من عملہ (الحدیث)

وایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث (الحدیث)

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے

[illegible]

فقط واللہ اعلم

[illegible]

الجواب صحیح

الجواب صحیح

[illegible]



فتویٰ جامعہ عبداللہ بن عمر کاہنہ لاہور

۷۸٦

السلام علیکم!

محترم مفتیان کرام! عرض گزارش ہے کہ آج کل نہروں کے ساتھ گٹر کا نظام منسلک ہے ہر کے حفاظت کے لیے قرآنی مقدس اوراق ان نہروں میں بہا دیے جاتے ہیں۔ گٹر کا پانی اور بارش ہونے کی صورت میں نچلی گٹر میں بہتا ہے اور صاف پانی اونچی گٹر میں بہتا ہے۔ مقدس اوراق پانی، سیاہی سے لکھے جانے کی وجہ سے دھلتے نہیں اور ایسے ایمان سوز اور دل سوز توہین کے مناظر ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں ایسے مقدس کلمات نہروں میں سے گڑوں کے ڈھیر نکلتے ہیں۔ نمونے کے طور پر ہم کچھ قرآن پاک ساتھ لیکر آئے ہیں ان کو ملاحظہ کریں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے گندی نالوں میں قرآنی مقدس اوراق بہانے کی اجازت ہے یا نہیں اور ایسے مقدس کلمات کو محفوظ کرنے کا شرعی طریقہ کیا ہے اس کے بارے میں ہماری حکم شرع سے راہنمائی کریں۔

برائے مہربانی وضاحت فرمائیں اور اجر پائیں۔

سائل خادمین قرآن

ادارہ [illegible] لاہور

موبائل 0300-2010065

0300-4050095



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

صورتِ مسئولہ میں ذکر کردہ جگہوں میں قرآنی مقدس اوراق [illegible]

[illegible]

لما فی الدر المختار [illegible]

[illegible]

وفی [illegible]

[illegible]

وفی المحیط [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وفي الهندية [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وفيه أيضاً [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وفيه أيضاً [illegible]

[illegible]

الجواب صحیح

دار الافتاء

تحدیث نعمت

اللہ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے واما بنعمته ربك فحدث ۔
اے محبوب اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو۔

اس گئے گزرے دور کے اندر ہر شخص اپنے جان و مال کو عزیز رکھتا ہے لیکن ان کے اندر قرآن مجید کی عزت نہیں رہی اگر ہوتی تو قرآن مجید ہر جگہ نالیوں، کوڑے کرکٹ کی جگہوں میں نہ پھینکتے،

اللہ تبارک وتعالیٰ عمر خضری عطا فرمائے ہمارے شیخ مکرم حضور قبلہ خواجہ محمد شفیع چشتی صاحب مدظلہ العالی کو جنہوں نے آ کر قرآن پاک کی عزت بتائی آج انکی کوشش و کاوش کے صدقے پاکستان کے اندر تقریباً (۲۰۰) قرآن محل شریف تعمیر ہوئے اور مزید تعمیرات کا سلسلہ جاری و ساری ہے، بزرگ فرماتے ہیں کہ مسجدیں اگر سونے کی اینٹوں کے ساتھ بنائی جائیں تو گناہ ہی ہوگا جبکہ قرآن مجید نالیوں میں ہو۔ اس لیے کہ قرآن مجید ہی نے تو ہمیں مسجد کی عزت بتائی ہے ہم مسجد کی عزت کو گلے لگائے ہوئے ہیں اور قرآن مجید کا کوئی نام نہیں لیتا۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ۔

یاالٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے ۔۔۔ تجھ پہ صدقے تیرے محبوب پہ قربان رہے
ہم رہیں نہ رہیں دل کی دُعا ہے لیکن ۔۔۔ دِین احمد رہے اور عزت قرآن رہے

قرآن محل بناؤ (نظم)

دارین کی سعادت قرآن محل بناؤ ہے یہ بڑی عبادت قرآن محل بناؤ
قرآن لکھ رہے ہیں اخبار میں یہ مسلم اخبار پھینکتے ہیں بازار میں یہ مسلم
شیطان کی ہے شرارت قرآن محل بناؤ
باقی رہی نہ مسلم نامِ خدا کی عزت ٹی وی کا خاص کمرہ قرآن سے ہے نفرت
ڈوبو نہ بحرِ غارت قرآن محل بناؤ
ردی کی ٹوکریوں میں قرآن پھر رہا ہے مومن ہے جسکا سینہ اس غم سے چر رہا ہے
کافر کو ہے عداوت قرآن محل بناؤ
جو نالیوں میں قرآن دیکھیں نہ پھر اُٹھائیں وہ مسلمان نہیں ہیں ہم نے تو یہ پڑھا ہے
صاوی میں ہے عبارت قرآن محل بناؤ
توفیق مل رہی ہے جسکو اٹھا رہا ہے قرآن کے ادب کا پرچم لگا رہا ہے
قرآن سے قرابت قرآن محل بناؤ
آباد رکھ خدایا اس مرد نوجواں کو محفوظ کر رہا ہے گندگی سے جو قرآن کو
پڑ جائے سب کو عادت قرآن محل بناؤ
چشتی کو عطا ہو توفیق ادب کی اسلامی اور قرآن عزت مئہ عرب کی
للہ کرو سخاوت قرآن محل بناؤ

دیکھو محل قرآن کا (نظم)

کس شان سے تعمیر ہے دیکھو محل قرآن کا
آداب کی تفسیر ہے دیکھو محل قران کا

یہ مدفن سلطان دو کونین ہے اے مومنو
یہ سر سے پا تنویر ہے دیکھو محل قرآن کا

قرآن کے بوسیدہ اوراق مقدس کے لئے
کیا خوب یہ تدبیر ہے دیکھو محل قرآن کا

کیا دل نشیں اک دعوتِ نظارہ دیتی رہتی ہے
گنبد کی جو تصویر ہے دیکھو محل قرآن کا

جو سبز گنبد کے تلے جالی کا پیارا نقشہ ہے
یہ نقشۂ دلگیر ہے دیکھو محل قرآن کا

اس کی زیارت دافع رنج و بلا ہے زائرو
ہر درد کی اکسیر ہے دیکھو محل قرآن کا

مانا کہ یوں تو مسجدو منبر معظم ہیں مگر
یہ سب کا شاہ و میر ہے دیکھو محل قرآن کا

جو حق بیانی کی ادب سے میرے مرشد نے سدا
اس حق کی یہ تاثیر ہے دیکھو محل قرآن کا

اس راہنماءِ قوم نے دیکھا تھا جو خواب ادب
اس خواب کی تعبیر ہے دیکھو محل قرآن کا

یو برق رفتاری سے بنوایا ہے حضرت نے اسے
کوئی نہ کی تاخیر ہے دیکھو محل قرآن کا

جو بندگان حق کو دیتا رہتا ہے درس ادب
حق کا وہی تو پیر ہے دیکھو محل قرآن کا

کٹ جائے جسکی دھار سے رگہائے باطل دفعۃً
مومن کی وہ شمشیر ہے دیکھو محل قرآن کا

کفار کے ناپاک سینوں میں دلوں کو چیر دے
وہ اہل حق کا تیر ہے دیکھو محل قرآن کا

ایمان کے قلعے کو جو محفوظ کر کے دے بقاء
وہ آہنی زنجیر ہے دیکھو محل قرآن کا

قرآن سے ہے بالیقین مذہب کی ساری آبرو
مذہب کی یہ توقیر ہے دیکھو محل قرآن کا

قربانیءِ کربل ہوئی ناموسِ قرآن کے لئے
یہ مسلک شبیر ہے دیکھو محل قرآن کا

اس پاک عمارت کا ادب اس سے ہے بالاتر رضاؔ
جو نظم میں تحریر ہے دیکھو محل قرآن کا

بے حرمتی اسمائے مقدس (نظم)

وہی نام مقدس آج اتنا ہوگیا ارزاں — کہ پائے عرش بھی بے حُرمتی سے ہوگیا لرزاں
بشکلِ اشتہار اب ہے کہیں دیوار پہ چسپاں — کہیں اخبار کی صورت ہے زیرِ پائے خر، آسپاں
کہیں نامِ قبیح رڈی سے مَوسُوم ہوتا ہے — کہیں آلودگی میں مل کے نامعلوم ہوتا ہے
خس وخاشاک کے ذرّوں میں بے حُرمت کہیں دیکھا — گلی کوچوں میں بھی وہ نامِ پُرعظمت کہیں دیکھا
درودیوار پہ جن شیشوں سے ہوتی ہے زیبائی — صفائی ایسے شیشوں کی بھی اس کے حصے میں آئی
وہ جس نے کر کے رَدِّ شیطان کو مردود فرمایا — لبِ انساں پہ وہ نامِ مُقَدّس رڈی کہلایا
تہہ و بالائے خاک عالم کو جو ہر روزی دیتا ہے — بشر اس نام کو ردی سمجھ کر بیچ لیتا ہے
درودیوار اگر نہ ہوں مُزیّن اشتہاروں سے — گریں نہ صاحبِ میلاد کے اسماء دیواروں سے
نہ پہنچے پایۂ تکمیل تک میلادِ مُلاجی — بجز ممکن نہیں افزودگی دادِ مُلا جی
بشرحافی مئے خواری میں مشہورِ زمانہ تھے — ادب کے باعث اک پل میں وہ محبوبِ یگانہ تھے
گلاب و عطر سے اب وہ سجانے والا نہ کوئی — گرانے والا ہر کوئی اٹھانے والا نہ کوئی
لرز اے قلبِ مومن خاک میں وہ نام مُٹتا ہے — کہیں دو کوڑی کے عوض سرِ بازار بکتا ہے
کبھی تکمیلِ نعتِ اسمِ احمد ہو نہیں سکتی — یونہی تعظیمِ نامِ حق کی بھی حد ہو نہیں سکتی

کلیاتِ احمد رِضا چشتی

آخری گذارش

آخری گذارش یہ ہے کہ اس رسالے کے آخر میں ان قرآن محلات کے پتے اور انکے خادمین کے پتے دیئے گئے ہیں کہ اگر بوسیدہ مقدس اوراق و قرآن مجید ہو جائیں تو انکو قریبی قرآن محل میں بھجوا دیں۔

خصوصی توجہ فرمائیں

مقدس اوراق، اخبارات کو رَدّی کہنا، کمرشل استعمال کرنا، بیچنا
ندی نالوں میں بہانا اشتہارات دیوار پر لگانا اشد حرام اور عذاب کو دعوت دینا ہے

منجانب: عالمی تنظیم تحفظ مقدس اوراق

رابطہ: آستانہ عالیہ امام آباد شریف شہزادہ روڈ کاہنہ لاہور 0300-2010095

قرآن محلات کی فہرست

ضلع لاہور

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
آستانہ عالیہ امام آباد شریف نزد ڈھلوکی شہزادہ روڈ کاہنہ نو لاہور	محترم استاد محمد رضا چشتی صاحب	0300-2010095
پنڈ تہائٹ قبرستان دربار بابا مست قلندر (۳ عدد)	محترم استاد محمد رضا چشتی صاحب	0300-4050095
گلشن باغ عبداللہ گارڈن نزد چونگی امر سدھو (۳ عدد محل شریف)	سائیں عاشق حسین صاحب	0343-1408775
چندراں پنڈ نزد چونگی امر سدھو	سائیں عاشق حسین صاحب	0343-1408775
شامکی بھٹیاں انمبر بھٹہ	خادم القرآن قبلہ وسیم چشتی صاحب	0340-3382740
غازیاآباد جلو روڈ	محمد کاشف چشتی صاحب	0308-4008956
بیدیاں روڈ نواز شریف انٹرچینج (۲ عدد)	محمد کاشف چشتی صاحب	0308-4008956
ہیر پنڈ محلّہ فرید کوٹ	محمد صغیر چشتی صاحب	0322-4800100
مدرسہ قاسمیہ مہریہ رائیونڈ روڈ نزد سندراڈا	قاری قاسم مہروی صاحب	0301-4680894
چشتیہ کالونی رائیونڈ روڈ نزد سندراڈا	حمزہ سلطانی چشتی کشمیری	0305-4000380
رنگیل پور قبرستان نزد سندراڈا	قاری قاسم مہروی صاحب	0301-4680894
موہلنوال قبرستان	مولوی محمد یوسف چشتی صاحب	0301-3931057
شیر شاہ کالونی دبئی ٹاؤن رائیونڈ روڈ	محمد اصغر چشتی صاحب	0303-4475154
پنڈی راجپوتاں قبرستان خان کالونی (۳ عدد)	محمد عرفان چشتی صاحب	0321-4920922

نزد اڈا لوہاراں والا کھوہ خود پور	محمد رمضان چشتی صاحب	03086782810
رائیاں پنڈ رائیونڈ روڈ مقدس کالونی	عبدالشکور چشتی صاحب	0304-4872063
لکھوکی پنڈ قبرستان	چوہدری عرفان چشتی صاحب	0321-6666356
میاں چوک قبرستان گرین ٹاؤن لاہور	بابا ملک نور چشتی صاحب	0300-4481826
جیابگا نزد گھنگ شریف براستہ کاہنہ روڈ	بابا شیر محمد چشتی گولڑوی صاحب	0342-4951967
سلطان کے گاؤں قبرستان نزد سندر اڈا	محمد سلیم چشتی صاحب	0301-6335732

آزاد کشمیر

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
غوثیہ مہریہ رضویہ قرآن محل شریف دربار مائی طوطیؒ تحصیل کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی (۲)	حقیر محمد حمزہ سلطانی چشتی قادری	0342-4080090 0305-4000380
پیالاں تحصیل کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی	حافظ ذوالفقار صاحب	0344-5178460
نیو ٹاؤن چک سواری تحصیل و ضلع میرپور	محمد غلام مبین چشتی صاحب	0344-5178455
کھیت گٹی یونین کونسل کاہی منجہ ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ، تحصیل و ضلع مظفرآباد	بشیر احمد چشتی صاحب	0343-5608808

ضلع گجرات

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
بولے پل سے اکلو میٹر نزد شاہ جہانگیر دربار (۵عدد)	حاجی طالب حسین قادری صاحب	0310-7372992
جلالپور جٹاں کھوہ سٹاپ (۵عدد)	مقدس حسین چشتی صاحب	0310-7372992

آستانہ عالیہ بیلی دربار شریف نزد ریلوے لائن ویروال لالہ موسیٰ	محمد راحیل نواز ہاشمی صاحب	0341-1272811
ڈھوک مرید ہیڈ جگو نزد ڈاکخانہ قصبہ کریالی تحصیل سرائے عالمگیر	میاں اشتیاق احمد چشتی صاحب	0340-8830880
نزد ہیڈ علی بیگ پنڈ عزیز تحصیل سرائے عالمگیر	سید عظیم اللہ شاہد نوشاہی چشتی صاحب	0344-9000980
منڈیر پنڈ نزد جامع مسجد جنوبی تحصیل کھاریاں	مولانا شوکت چشتی صاحب	0301-5883223

ضلع قصور

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
بابا کمال چشتی رحمۃ اللہ علیہ تحصیل قصور	محمد سلیم جٹ چشتی صاحب	0346-4465355
قادر آباد چوک تحصیل قصور	شبیر احمد چشتی صاحب	0321-4638394
ہری ہار تحصیل قصور	عبداللہ مشتاق عرف خواجہ صاحب	0306-0717434
پالے پنڈ تحصیل قصور	عبداللہ مشتاق عرف خواجہ صاحب	0306-0717434
بائی پاس حجرہ روڈ شہر چونیاں	لالہ منیر چشتی صاحب	0303-4531300
کلالاں والا کھوہ مدرسہ تحصیل پتوکی	محمد نسیم چشتی صاحب	0305-4639022
نزد بھائی پھیرو راناحیات کوٹ تحصیل پتوکی	محمد رمضان چشتی صاحب	0333-4388497
نزد بھائی پھیرو پنڈ بہرام کے تحصیل پتوکی	محمد نصیر چشتی صاحب	0301-4848153
نزد جمبر کھٹی اوتاڑ تحصیل پتوکی	خادم حسین چشتی صاحب	0344-1204773
منڈی کنگن پور تحصیل چونیاں	محمد عباس چشتی صاحب	0307-8713750
بھائی کوٹ چک نمبر ۳ تحصیل چونیاں	محمد افضل چشتی صاحب	0301-4773540
قبرستان کلالانوالہ کھوہ تحصیل پتوکی	حافظ محمد عثمان چشتی صاحب	0305-6382324
متے والا قبرستان نزد راجہ جنگ پنڈ تحصیل قصور	مستری رضوان چشتی صاحب	0300-2797552

سائیں یعقوب والا قبرستان نزد مسجد باب الجنت محلہ دھوڑ کوٹ تحصیل قصور	عبداللہ مشتاق عرف خواجہ	0306-0717434

ضلع اوکاڑہ

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
حجرہ شاہ مقیم شہر پھلائی قبرستان تحصیل دیپالپور	اللہ دتہ چشتی صاحب	0305-7089625
نزد حجرہ شاہ مقیم چوک موضع ہانس اٹھار	سردار منشاء چشتی صاحب	0302-8725845
نزد حجرہ شاہ مقیم چوک موضع مہتم قبرستان	محمد زمان چشتی صاحب	0346-4113351
حجرہ شاہ مقیم چوک تحصیل دیپالپور	محمد زاہد چشتی صاحب	0301-7339787
حجرہ شاہ مقیم قصور روڈ قلعہ یوسف بھٹی	محمد جاوید چشتی صاحب	0347-4995839
نزد حجرہ شاہ مقیم جسوکی شیلر منڈی احمد آباد روڈ	محمد طارق ڈوگر چشتی صاحب	0308-5135208
حویلی لکھا تحصیل دیپالپور	حاجی محمد صادق چشتی صاحب	0321-8476574
جندے کی حویلی لکھا	سید عبدالرزاق شاہ صاحب	0300-5561881
محمد نگر روڈ بصیر پور	محمد بلال چشتی صاحب	0312-6121451
شریف والا کھوہ تحصیل دیپالپور (۲ عدد)	محمد یوسف چشتی صاحب	0302-4463875
محلہ بلوچاں والا منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور	محمد بنیامین چشتی صاحب	0342-4673260
بونگہ خان سنگ منڈی احمد آباد	غلام یٰسین چشتی صاحب	0345-7539374
کلی پھاٹک منڈی احمد آباد	مولانا محمد اجمل چشتی صاحب	0345-4728078
نزد حجرہ شاہ مقیم کلاسن پیٹرافل	محمد لیاقت چشتی صاحب	0301-7343055
چک ونانوالہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور	قاری محمد جاوید چشتی صاحب	0345-4668916
چک نمبر 49/2L دیپالپور روڈ اوکاڑہ	ارشاد علی چشتی صاحب	0324-6885404
پل جندران کلاں نزد کندووال حجرہ شاہ مقیم	میاں بابر وٹو صاحب	0300-4798993
موضع منچریاں دیپالپور	عمر ارشاد چشتی صاحب	0301-7394432

ضلع اٹک

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
ڈھوک منا لنگر تحصیل جنڈ	علامہ آصف چشتی صاحب	0340-2338314
پارک ٹاؤن کھوڑ روڈ تحصیل فتح جھنگ	قاری فاروق چشتی صاحب	0306-0957482
دربار شاہ جی بابا نزد سات نمبر چونگی شہر	سید محمد اشراق حسین شاہ چشتی صاحب	0304-8192621

ضلع میانوالی

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
کندیاں خانقاہ سراجیہ تحصیل پیلاں	علامہ کفایت اللہ چشتی صاحب	0346-4122391
موضع بہ مہربانی شاہ روڈ کلور کوٹ تحصیل پیلاں	حافظ گل محمد صاحب	0304-0652025
میاں والی شہر	غلام مصطفےٰ صدیقی صاحب	0300-5595487

ضلع مظفر گڑھ

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
جتوئی روڈ علی پور شریف تحصیل علی پور	محمد راشد چشتی صاحب	0300-8485491
علی ٹاؤن سیت پور روڈ تحصیل علی پور	محمد راشد چشتی صاحب	0300-8485491

ضلع حافظ آباد

رابطہ نمبر	نام خادم قرآن	پتہ قرآن محل شریف
0321-7469382	حافظ جہانگیر چشتی صاحب	سونگی کھرل نزد جلالپور بھٹیاں تحصیل پنڈی بھٹیاں
0321-7478945	قاری محمد ارشد چشتی صاحب	محلہ عالم پورہ نزد جلالپور بھٹیاں تحصیل پنڈی
0324-6413571	میاں محمد طفیل چشتی صاحب	جھنگی والا قبرستان
0321-6833962	بابا محمد طفیل چشتی صاحب	ٹاہلی گورائیہ تحصیل پنڈی بھٹیاں

ضلع ننکانہ صاحب

رابطہ نمبر	نام خادم قرآن	پتہ قرآن محل شریف
0300-4425735	قاری ذوالفقار علی چشتی صاحب	ٹھٹھہ ناظریاں، منڈی فیض آباد
0301-4246840	شرافت علی ڈوگر چشتی صاحب	شیخ دا ٹیوب ویل نزد منڈی فیض آباد
0333-9786724	شفاقت علی چشتی صاحب	کوٹ بنی داس نزد مور کھنڈا
0346-6300799	قاری حنیف چشتی صاحب	صفدر آباد روڈ اسلام نگر تحصیل شاہ کوٹ
0301-4147122	قاری امانت علی چشتی رضوی	منیانوالہ نزد منڈی فیض آباد تحصیل ننکانہ
0301-6076402	ڈاکٹر جاوید اقبال چشتی صاحب	گاؤں مانگٹانوالہ تحصیل و ضلع ننکانہ

ضلع فیصل آباد

رابطہ نمبر	نام خادم قرآن	پتہ قرآن محل شریف
0334-6292382	علامہ وقار احمد چشتی صاحب	چک نمبر ۴۷۰ گ ب تحصیل سمندری
0345-6668470	علامہ وقار احمد چشتی صاحب	چک نمبر ۴۷۱ گ ب
0300-6535297	محمد عارف چشتی صاحب	چک نمبر ۲۹ تحصیل جڑانوالہ مربہ نمبر ۳۵

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
موضع شیخ برہان دربار بابا فتح شاہ بخاری کمالیہ	محمد حسین مدنی صاحب	0346-4856069
چک نمبر ۱۹ / گ ب تحصیل کمالیہ	سید سجاد علی شاہ صاحب	03467070728

ضلع خانیوال

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
چک نمبر 15/V نزد آدھی والی کھوئی روڈ کبیر والا	محمد ناصر چشتی صاحب	0300-9459676
بستی پیر شاہ گرین ٹاؤن لاہور موڑ	محمد ساجد چشتی صاحب	0305-6883546
چک نمبر 95/10R قدیم خانیوال	ڈاکٹر سعید اختر چشتی صاحب	0307-7882895
نزد غلہ گودام وہاڑی روڈ چکنمبر 67.15L اڈا وجھیانوالہ	صوفی محمد نواز چشتی صاحب	0340-7181492

ضلع ملتان

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
بستی حافظاں تحصیل جلالپور پیروالا	حافظ شہزاد چشتی صاحب	0301-3193708
پیر کالونی پھلاں والی مسجد جیل موڑ وہاڑی روڈ ملتان	محمد شہباز چشتی صاحب	0300-7193897

کائیاں پور چوک پرانا شجاع آباد روڈ ملتان	مستری الطاف حسین چشتی صاحب	0301-7473262
شیر شاہ روڈ ملتان	محمد ریاض چشتی صاحب	0302-7349140
9 کسی وہاڑی روڈ	محمد ربنواز چشتی صاحب	0306-6535230
بستی سہونز د ۱۸ ایل دنیا پور روڈ ضلع ملتان	مولانا قاری اللہ دتہ اشرفی صاحب	0300-9539265
اڈا پیر غائب قاسم آباد کالونی مدرسہ فیض العلوم جلالپور روڈ شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
پیر روڈا دربار شریف نزد دین دار موڑ تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
مٹوٹلی حافظ محمد سراج قبرستان تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
بگڑیں قبرستان کنڈی والا تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
بنگالہ قبرستان تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
پیر لولا کی قبرستان تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
خیر پور قبرستان تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
شجاع آباد قبرستان نزد کھوکھر اڈا تحصیل شجاع آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
لودھراں روڈ غوثیہ مسجد عثمانہ آباد	قاری قاسم چشتی مہروی صاحب	0301-4680894
موضع جدھڑ کھوہ لومڑی والا تحصیل ملتان	عبداللہ مشتاق چشتی صاحب	0306-0717334
حاجی بلاک نزد جامع مسجد چشتیہ قادریہ اسٹیٹ ایریا ملتان	محمد عمران چشتی صاحب	0301-5760779
مہاجرانوالہ قبرستان نزد خان بیلہ شہر تحصیل جلالپور پیروالا	محمد اصغر چشتی صاحب	0305-3186473

ضلع بہاولنگر

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
چک نمبر 80.1L تحصیل ہارون آباد	حاجی احمد چشتی صاحب	0307-3745236
چک نمبر 49 تحصیل چشتیاں	محمد یاسر چشتی صاحب	0305-5035750
چک نمبر 10	محمد اکمل چشتی صاحب	0301-6854995
چک نمبر 65 تحصیل فقیر والی	محمد سلطان چشتی صاحب	0313-6461818
میگا کھیاں منڈی مدرسہ	قاری امیر علی چشتی صاحب	0304-0767277
چکنمبر 9/9R کچھی والا شہر تحصیل ہارون آباد	علامہ منیر چشتی صاحب	0347-8018109
چک سلامت نزد سکندر نہر ضلع بہاولنگر	محمد مقصود چشتی صاحب	0308-6545433

ضلع وہاڑی

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
جنازہ گاہ قبرستان شہر لڈن	قاری جمشید احمد چشتی صاحب	0301-6573013
نزد کرم پور شہر 27 بھٹہ روڈ حسین آباد	صوفی محمد رمضان گرو	0308-3774818
موضع ڈھوڈین تحصیل میلسی	صوفی محمد اسلم	0304-1727646
نزد نیو سبز منڈی بورا روڈ اڈا سات چک نمبر 7/wb سٹاپ	حافظ غلام محمد چشتی صاحب	0307-5167912
چک نمبر 98 wb گڑھا موڑ	قاری عبدالرزاق چشتی صاحب	0301-6211489
چک نمبر 136EB بورے والا	محمد سلطان صاحب ساؤنڈ والے	0334-7201093
چک نمبر 517EB نزد دربار بابا عنائت شاہ ولی تحصیل بورے والا	محمد راشد چشتی صاحب	0342-6272517
چک نمبر 52/kb کچی پکی تحصیل بوریوالا	محمد بشارت چشتی صاحب	0300-8165435

ضلع شیخوپورہ

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
ڈاکخانہ کھاریاں والا ڈیرہ فخرالدین	محمد عمران چشتی صاحب	0300-4197440
سٹاپ مڑھ بھنگواں پنڈ چکنمبر 14 شمالی تحصیل شرقپور شریف	قاری ذوالفقار علی چشتی صاحب	0345-6373185
نزد چھینہ والا قبرستان تحصیل خانقاہ ڈوگراں	محمد شفیق چشتی صاحب	0340-5621432
پرانی بھینی شرقپور شریف	عابد حسین چشتی صاحب	0346-6311191

ضلع پاکپتن

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
موضع کلی تحصیل وضلع پاکپتن شریف	ظفر جاوید چشتی صاحب	0345-7119822
62 ایس پی مہاراں والا کھوہ تحصیل نور پور	علی صابر مہار چشتی صاحب	0303-2390276

ضلع سیالکوٹ

پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
گبڈیانہ موترے والی روڈ موضع راجواں تحصیل پسرور	سید عثمان حیدر شاہ چشتی	0344-6538776
وائیں زندگنہ کلاں پسرور روڈ	سید عثمان حیدر شاہ چشتی	0344-6538776
بٹر بڈے نزد بڈیانہ پسرور روڈ	سید عثمان حیدر شاہ چشتی	0344-6538776

ضلع رحیم یار خاں

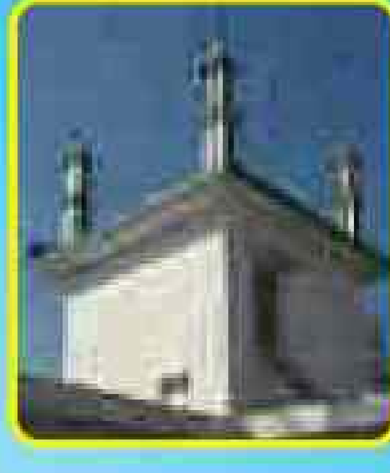
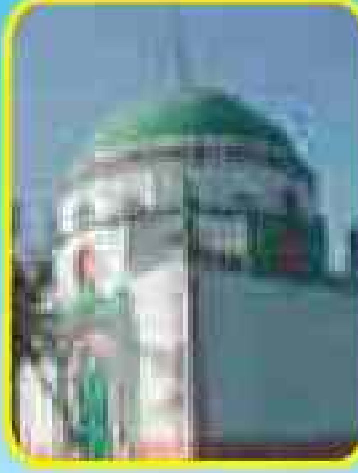
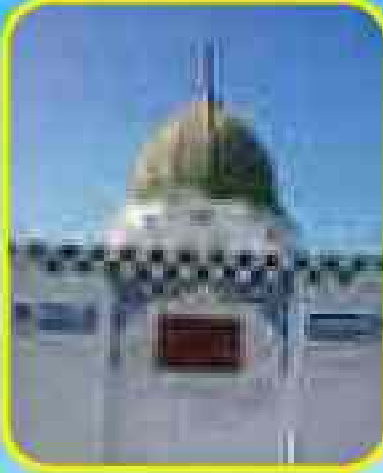
پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
کچہ صادق آباد روڈ نزد چڑیا گھر محلہ توحید آباد تحصیل وضلع رحیم یار خان (۳ عدد)	خلیل احمد چشتی صاحب	0300-8679898
گلشن نوید ٹاؤن فتہ کتہ بائی پاس نزد اقراء ڈگری کالج تحصیل صادق آباد	ملک جہانگیر چشتی صاحب	0300-4947090

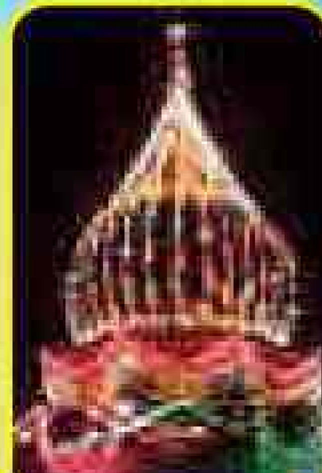
مختلف اضلاع

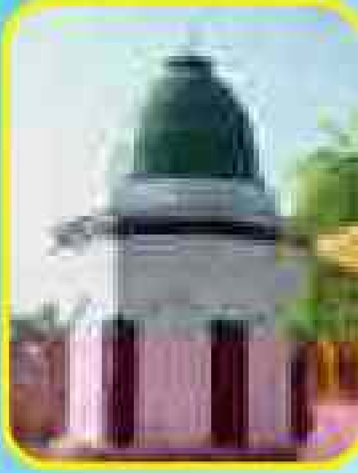
پتہ قرآن محل شریف	نام خادم قرآن	رابطہ نمبر
موضع عاقل پور بستی درخان تحصیل وضلع راجنپور	حافظ محمد صابر چشتی صاحب	0346-6447346
ترخنی روڈ غازی آباد تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال	محمد احمد چشتی صاحب	0347-6456273
کوٹلہ جام تحصیل وضلع بھکر	مولانا جاوید چشتی صاحب	0305-5151798
موضع جھوک جانن چھب موڑ چک نمبر 90M ضلع لودھراں	مہر نذیر چشتی صاحب	0302-7706807
ڈیرہ اسمٰعیل خان تحصیل پہاڑ پور ڈاکخانہ کوٹجالی نزد جھوک محمد والی	محمد غلام یاسین چشتی صاحب	0300-9581250
ضلع چکوال	محمد نجیب سلطان چشتی	0333-5906366
کوٹ نور محمد آرائیں میرس ٹھری میرواہ ضلع خیر پور سندھ	محبوب چشتی صاحب	0342-3072351

منڈیالہ چھٹہ نزد ڈیرہ ہیڈ چناں واں تحصیل وزیرہ آباد ضلع گوجرانوالہ	عامر شہزاد چیمہ صاحب	0300-6288218
قیوم آباد قبرستان ڈفنس کورنگی روڈ کراچی	خان صاحب	0332-3242666
بستی جھنگ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان	مفتی محمد اسلم صاحب	0321-3540141

چند تصاویرِ محلاتِ قرآن شریف








اُٹھاؤ نام رب دا

اُٹھاؤ نام رب دا ہووے کام سب دا
اے دُنیا فانی ساری
رہنا نام رب دا

محل قرآن بناؤ دو جگ رحمت پاؤ
اے ہے کام ادب دا

فرصت جدوں پاؤ کاغذ پاک اُٹھاؤ
اس وِچ رب لبھدا

حافی نام اُٹھایا رب نے ولی بنایا
کمال نئیں نسب دا

اشتہار اخبار چھپانا گلی بازار اِچ لانا
اے کم ہے بے ادب دا

نام جنھے اُٹھوایا بڑے حضرت نام پایا
احسان ہے سارا رب دا

مفتی فضل احمد چشتی صاحب مدظلہ العالی

خصوصی توجہ فرمائیں

مقدس اوراق، اخبارات کو رَدّی کہنا، کمرشل استعمال کرنا، بیچنا
ندی نالوں میں بہانا اشتہارات دیوار پر لگانا اشد حرام اور عذاب کو دعوت دینا ہے

منجانب: عالمی تنظیم تحفظ مقدس اوراق

رابطہ: آستانہ عالیہ امام آباد شریف شہزادہ روڈ کاہنہ لاہور 0300-2010095

ناشر: مکتبہ آدابِ اہلسنت سُندر شریف لاہور